REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۰ تبوک ۱۳۳۹ ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۱۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۹ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

# اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اسی لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے

## اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی کی تھی۔

## اس جماعت کی زندگی ایک ایسا کھلا ہوا صحیفۂ حیات ہے جس کے مطالعہ کیلئے نہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے، نہ کسی چون و چرا کی

### قادیان وہی دُور افتادہ مقام ہے جہاں سے تمام اکناف ہند میں اسلام و انسانیت کی عظیم خدمت انجام دی جا رہی ہے

### قادیان میں چند گھنٹے گزارنے کے بعد علامہ نیاز فتحپوری کے قلبی تأثرات

علامہ نیاز صاحب فتحپوری جولائی کے آخر میں صرف ایک روز کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ یہاں سے واپس جا کر آپ نے اپنے مؤقر رسالہ "نگار" میں "چند گھنٹے قادیان میں" کے زیر عنوان جو تأثرات تحریر فرمائے ہیں وہ من و عن درج ذیل ہیں (ادارہ)

"۲۸، ۲۹ جولائی کی وہ چند ساعتیں جو میں نے قادیان میں بسر کیں، میری زندگی کی وہ گھڑیاں تھیں، جن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

حیاتِ انسانی کا ہر لمحہ زندگی کا ایک نیا درس، ایک نیا تجربہ اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر زندگی نام صرف سانس کی آمد و شد کا نہیں بلکہ آنکھ کھول کر دیکھنے اور سمجھنے کا بھی ہے — اور — ان چند ساعتوں میں جو کچھ میں نے یہیں دیکھا وہ میری زندگی کا اتنا دلچسپ تجربہ تھا کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں ۵۰ سال پیچھے ہٹ کر وہی زندگی شروع کرتا جو قادیان کی احمدی جماعت میں مجھے نظر آئی۔ لیکن

حیف صد حیف کہ ما دیر خبردار شدیم

میں انفرادی حیثیت سے ہمیشہ بے عمل انسان رہا ہوں، لیکن مسائل حیات کو (جن میں مذہب بھی شامل ہے) میں ہمیشہ اجتماعی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہوں، اور یہ نقطۂ نظر میرے ذہن میں حرکت و عمل کے سوا کچھ نہیں — پھر یہ داستان بہت طویل ہے کہ پچھلی نصف صدی میں، کتنی خانقاہیں، کتنی خانوادے، کتنے ادارے، کتنی درسگاہیں اور کتنے جلوہ ہائے منبر و محراب میری نگاہ سے گزرے، اور میں کس طرح ان سے بے نیازانہ گزر گیا۔ لیکن اب زندگی میں سب سے پہلی مرتبہ احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل دیکھ کر میں ایک جگہ ٹھٹک کر رہ گیا ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی زندگی کے اس نئے تجربہ و احساس کو کن الفاظ میں ظاہر کروں۔

میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور علماء اسلام کی بے عملی کی طرف سے اس قدر مایوس ہو چکا ہوں کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کہ ان میں بھی آثار حیات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل کو دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا

غنچہ پھر لگا کھلنے، آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا

کیونکہ عالم اسلامی میں آج یہی ایک ادارہ ایسا ہے جو

دعوتِ برگ و نوا ئے کند

اور اسلام کا مفہوم میرے ذہن میں "دعوتِ برگ و نوا" کے سوا اور کچھ نہیں۔ لوگ منزل تک پہونچنے کے لئے راہیں ڈھونڈتے ہیں، برسوں سرگرداں رہتے ہیں اور ان میں صرف چند ہی ایسے ہوتے ہیں۔ جو منزل کو پا لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

## اُم مظفر احمد کو درد میں کمی ہے اور بے چینی میں بھی کسی قدر افاقہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور

لاہور ۱۸ ستمبر بوقت پونے نو بجے شب بذریعہ فون

ام مظفر احمد کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو تین دن سے درد میں کمی ہے اور بے چینی میں بھی کسی قدر افاقہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا بے انداز شکر و احسان ہے کہ اس نے لمبے عرصہ کی تشویش کے بعد یہ دن دکھایا ہے۔ ابھی تک کمزوری بہت ہے اور گاہے گاہے بے چینی بھی ہو جاتی ہے۔ اور حرکت بھی بہت محدود ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے مکان پر جانے کی اجازت دیدی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ کل صبح بروز پیر ان کو ہسپتال سے عزیز مظفر احمد کے مکان پر لے آئیں گے۔ جہاں انہیں ربوہ جانے سے پہلے قریباً ایک دو ماہ مزید ٹھہرنا ہوگا

احباب جماعت ام مظفر احمد کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء — مجھے بھی چند دن سے نزلہ و زکام اور نقرس کی تکلیف ہے۔ اور دو دن سے بلڈ پریشر بھی بڑھ گیا ہے۔ مخلصین جماعت مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ؛



ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

# ازدواجی مسائل

کثرت ازدواج اور طلاق دو ایسے مسئلے ہیں جو معاشرہ کی بہبودی کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان اہم ترین مسائل میں سے ہیں جن کا حل خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ اسلام ایک صحت مند معاشرہ قائم کرتا ہے۔ اور اگر اس کے بتائے ہوئے طریقوں کو نیک نیتی اور خشیۃ اللہ سے اختیار کیا جائے تو معاشرہ کی مشینری میں ان کی وجہ سے کوئی خلل پیدا نہیں ہو سکتا۔ افسوس ہے کہ انسان افراط و تفریط میں پڑنے کا عادی ہے۔ اور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ لیکن اس کی فطرت میں اختیار کو رکھ کر اسے موقع دیا ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرتا رہے اور صراط مستقیم پر قدم زن ہونے کے لئے اپنی عقل اور دوسرے قویٰ سے بھی کام لے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں ودیعت کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ازدواجی زندگی کے لئے بے شک ایک لائحہ عمل خود تجویز فرمایا ہے۔ کثرت ازدواج اور طلاق اسی ایک مسئلہ کے دو اجزاء ہیں۔ معاشرہ میں توازن قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان اصولوں کی پیروی کرنا ضروری ہے — جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں اور سنت نبویؐ میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور یہ بات قابل ستائش ہے کہ ہمارے قانون دانوں نے ان مسائل کی پوری پوری چھان بین کی ہے اور ان کے ہر پہلو کو پوری طرح اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلئے ان مسائل کے متعلق صحیح لائحہ عمل اچھی طرح واضح ہو چکا ہے اور کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی گئی۔ تاہم عملی زندگی میں ہم مسلمانوں نے ان مسائل کے صحیح لائحہ عمل کو پیش نظر نہیں رکھا اور افراط و تفریط کا شکار ہو گئے ہیں

کہیں تو عرب جاہلیت کے تتبع میں کثرت ازدواج اور طلاق دونوں میں اتنی افراط پیدا ہو گئی ہے کہ بہت سے نفس پرست لوگوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ ایسے افراد بھی اسلامی دنیا میں ملتے ہیں۔ جو نت نئی بیویاں بیاہتے ہیں اور چند روز کے بعد جب ان کی ہوس پوری ہو جاتی ہے انہیں طلاق دے دیتے ہیں۔ دوسری طرف شرفا کہلانے والوں کے ایسے طبقے بھی موجود ہو سکتے ہیں جو غیر اسلامی رسم و رواج کے زیر اثر اولی تو لڑکیوں کی شادیاں کرنا ہی اپنی توہین خیال کرتے ہیں ورنہ بیوہ اور طلاق کے نکاح کے تو سخت خلاف ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ اس افراط و تفریط سے معاشرہ میں ضرور فساد کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں چنانچہ مسلمانوں کے بہت سے گھرانے ہیں جو اس برائی کی وجہ سے دوزخ کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسلام میں ایک مرد کو چار بیویاں ایک وقت میں رکھنے کی اجازت ہے اور یہ بھی درست ہے کہ ایک مرد اپنی بیوی کو بغیر وجہ بتلائے طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن اسلامی شریعت کے مطابق یہ معاملات اتنے سادہ اور آسان نہیں ہیں جتنے کہ بظاہر معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام نے کثرت ازدواج اور طلاق دونوں کے ساتھ بہت سی شرائط لگا رکھی ہیں۔ جن کو اگر نگاہ نہ رکھا جائے تو ان اجازتوں میں سخت نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جن اغراض کے لئے یہ اجازتیں دی گئی ہیں وہ فوت ہو جاتی ہیں۔

یہ کتنی تعجب خیز بات ہے کہ بعض بڑے بڑے اہل علم حضرات کے گھروں میں بیوائیں بیٹھی رہتی ہیں اور ان کا نکاح ثانی خاندانی توہین سمجھا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے اثر سے جہاں اور بہت سی مشرکانہ باتیں صرف عام مسلمانوں نے نہیں بلکہ بڑے بڑے اہل علم حضرات نے اختیار کر لیں۔ وہاں یہ رسم بھی اپنالی۔ بہت سے سادات کہلانے والے نواب بھی لڑکیوں کی شادیاں نہیں کرتے چہ جائیکہ بیوہ کے نکاح کا معاملہ پیدا ہو۔ حالانکہ یہی لوگ بلا وجہ دو دو تین تین اور چار چار کر لیتے ہیں۔ اور جب کسی بیوی کو چاہتے ہیں بلا وجہ طلاق دے دیتے ہیں۔

یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے۔ جو اسلامی معاشرہ میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے بے شمار خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ ضرور تھا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ درد مند اور صاحب فکر و غور لوگوں کو اس برائی کا احساس ہوتا۔ چنانچہ تقریباً تمام اسلامی ممالک میں ان ازدواجی برائیوں کے خلاف سخت احتجاج ہوتے رہتے ہیں اور بعض اسلامی ممالک نے قانونی پابندیاں عاید بھی کر دی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ازدواجی برائیاں مسلمانوں میں تلخی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور ان کا استیصال نہایت ضروری ہے

آج زمانہ ایسا آگیا ہے کہ عوام دینی احکام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ البتہ اگر قانونی گرفت کا ڈر ہو تو پھر کہیں جا کر وہ کچھ اصلاح کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اگر ایسا قانون اسلامی شریعت سے تجاوز کرتا ہے تو اس کے خلاف اہل علم حضرات کا احتجاج بجا ہے اور چاہیئے کہ شریعت کے صحیح صحیح حدود معلوم کرنے کی کوشش کی جائے اور قانون کو اس کے مطابق بنایا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب لوگوں نے شریعت میں رخنے نکال لئے ہیں تو قانون میں رخنے نکالنا کونسی مشکل بات ہے۔ اسلام محض ایک قانونی ضابطہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی تحریک ہے اور شریعت جو اسلام نے پیش کی ہے اس کا انسان کی روحانیات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس لئے محض خشک قانونی یا شریعتی علم اور اس کا اطلاق مادی ذرائع سے کافی نہیں ہے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کا صحیح تصور اجاگر کیا جائے اور ان میں رضائے الٰہی اور خشیۃ اللہ کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کام حکومت کا نہیں ہے بلکہ اہل علم حضرات کا ہے۔ اگر اہل علم حضرات مسلمانوں میں ازدواجی معاملات شریعتی پہلو کو واضح کریں اور رضائے الٰہی اور خشیۃ اللہ کے جذبات ابھاریں اور شریعت میں بہانہ سازی کے ناکے بند کر دیں اور حیل کے باب حذف کر دیں تو ہمیں یقین ہے کہ عوام وہ اصلاح جو حکومت چاہتی ہے خود لائیں گے اور عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی انہیں ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ مثلاً ایک سے زیادہ بیوی کرنے کے لئے لازمی ہے کہ سب بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ کئی لوگ بغیر اس اصول کو پیش نظر رکھے کئی کئی شادیاں کر لیتے ہیں اگر ان میں صحیح اسلامی روح پیدا کی جائے تو وہ کبھی ایسا نہ کریں۔ بے شک رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شریعت سے کھیلنے والوں کی مدد نہیں کرتا۔ اور سوا خاص حالات کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہمارے معاشرہ میں ایک سے زائد بیویاں کرنیوالے جو تکلیف اٹھاتے ہیں۔ وہ اسی وجہ سے ہے کہ اکثر محض نفس کی خاطر زیادہ شادیاں کر لیتے ہیں حالانکہ ان کے اقتصادی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی ہے جو شخص محض نفس کے لئے زیادہ شادیاں کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور ایک ثواب کے کام کو خود گناہ میں تبدیل کر دیتا ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ مساوی سلوک میں صرف نان و نفقہ ہی داخل نہیں ہے بلکہ ہر چیز داخل ہے۔ اگر کسی چیز میں بھی کسی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ تو یہ گناہ ہے اور نافرمانی ہے۔ (باقی)

## خانہ شماری اور مردم شماری

پاکستان میں جنوری ۱۹۶۱ء کو مردم شماری ہونے والی ہے۔ اس سے پیشتر خانہ شماری ضروری ہے جو ۱۲ ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو چکی ہے اور ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گی۔ ظاہر ہے کہ اس سے بہت سے ملکی اور قومی مفاد وابستہ ہیں جیسا کہ حکومت کے اعلانات میں بتایا گیا ہے۔ اس خانہ شماری کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ خانہ شماری کے ساتھ ساتھ ایسے اعداد و شمار بھی مہیا کئے جائیں گے جن کا تعلق گھریلو صنعتوں سے ہوگا۔ اس طرح معلوم ہو سکے گا کہ ملک میں کیا کیا گھریلو صنعت کس کس علاقہ میں موجود ہے۔ اس میں ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

الغرض خانہ شماری اور مردم شماری ایک نہایت اہم قومی کام ہے چاہیئے کہ عوام اس میں خاطر خواہ دلچسپی لیں اور کارکنوں سے جو ان کاموں کے لئے حکومت مقرر کرے۔ پورا پورا تعاون کریں۔ تاکہ اس کے جو اغراض و مقاصد ہیں ان میں کوئی خلل نہ ہو اور صحیح صحیح معلومات جمع ہوں تاکہ ان سے قومی فائدہ اٹھایا جا سکے

## امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مورخہ ۲۳/۹/۶۰ کو بروز جمعہ ربوہ میں اور ۲۵/۹/۶۰ کو بروز اتوار بیرونی مجالس میں نصاب: (۱) حفظ ربع آخری پارہ تیسواں (جملہ خواندہ و ناخواندہ احباب کے لئے)

(۲) ترجمہ ربع مذکور (تعلیم یافتہ احباب کیلئے) زعماء کرام توجہ فرمادیں۔

(قائد تعلیم)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

# حلف الفضول - ایک معاہدہ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوئے

## امانت عدل اور انصاف کو قائم کرو اور ہر شخص کو اس کا حق دلانے کی کوشش کرو

فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

میں نے ایک گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

### حلف الفضول کے متعلق تحریک

کی تھی اور کہا تھا کہ دوست سات روز استخارہ کر کے اس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ مگر ابھی تک بہت کم دوستوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ حلف الفضول اتنی شاندار چیز ہے کہ اگر قومیں اس کے مطابق عمل کریں تو وہ تباہی سے بچ جائیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ اسے کیسے وسعت دی جائے۔ میں نے جب شروع میں اس کی تحریک کی تھی۔ تو اس وقت کئی آدمیوں نے اپنے نام استخارہ کے بعد پیش کئے تھے۔ لیکن چونکہ عام لوگوں کے لئے سات دن کا استخارہ کسی قدر مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں استقلال کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام پیش نہ کیا۔ گویا یہ ایک قسم کی روک ان کے لئے واقع ہو گئی۔ لیکن اب میں اس تحریک کو عام کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کام کی ابتدا قادیان سے کی جائے۔ حلف الفضول والوں کا کام یہ ہوگا کہ وہ جہاں دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھیں فوراً درمیان میں کھڑے ہو جائیں۔ اور لڑنے والوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور کہیں کہ ہمیں مار لو۔ ہم لڑائی نہیں ہونے دینگے اس رنگ میں اگر نوجوان اپنے آپکو پیش کریں گے۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ جوشیلی طبائع فوراً ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پس میں آج تحریک کرتا ہوں کہ قادیان کے لوگ اپنے نام حلف الفضول کے لئے پیش کریں اور اس کے بعد اپنا کام شروع کر دیں جہاں لڑائی ہوتی دیکھیں وہاں فوراً اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ اس طرح بہت سے فسادات بند ہو سکتے ہیں کیونکہ جب ایک بے گناہ اپنے آپکو مار کھانے کے لئے پیش کرے گا۔ تو دوسرے کو لازماً شرم آجائے گی اور اگر جوش میں کوئی شخص کسی بے گناہ کو مار بھی لے گا۔ تو اس کا نفس اسے لعن طعن کرے گا۔ دنیا اسے لعن طعن کریگی۔ کہ تم نے ایک بے گناہ کو مارا اور لوگوں میں اس کا چلنا پھرنا محال ہو جائیگا۔ اور آئندہ وہ ایسا کام کبھی نہیں کرے گا۔ پہلے بھی کچھ نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ اور میں نے ان کو کہا تھا کہ وہ ایسی تدابیر سوچیں جس سے ان کا کام بھی جاری رہے۔ اور وہ مار پیٹ سے بھی بچ جائیں۔

### سات دن کا استخارہ

کوئی بڑی بات نہیں۔ جو شخص باقاعدہ نماز ادا کرنے والا ہو۔ اس کے لئے استخارہ کونسی مشکل بات ہے؟

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ جو دوست اپنے نام پیش کرنا چاہتے ہوں وہ کھڑے ہو کر اپنے نام لکھوا دیں۔ اس پر ۱۸۶ دوستوں نے اپنے نام پیش کئے۔ حضور نے فرمایا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ تفصیلات بعد میں طے ہوتی رہیں گی۔

ایک دوست نے عرض کی کہ کیا انصار اللہ بھی اپنے نام پیش کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں انصار اللہ بھی اپنے نام پیش کر سکتے ہیں کیونکہ اگر کسی بڈھے آدمی کو چوٹ لگے۔ تو وہ زیادہ باعث شرم ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں ایک بے گناہ بڈھے کو مارا۔ پھر ایک بڑی عمر کے آدمی کو دیکھ کر طبعاً انسان کا جوش کم ہو جاتا ہے۔ اور اسے لڑائی پر شرم محسوس ہوتی ہے۔ پس انصار اللہ کو بھی اپنے نام پیش کرنے چاہئیں۔ انصار اللہ کا ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ اگر انہیں چھڑاتے ہوئے چوٹ لگے گی تو انہیں غصہ نہیں آئیگا یا کم آئیگا۔ لیکن نوجوان جوشیلی طبیعت کے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں انکی وجہ سے فساد بڑھ نہ جائے۔

نوٹ از ادارہ زود نویسی:۔ ان ملفوظات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حلف الفضول کی جس تحریک کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق حضور کے ایک پرانے خطبہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء کے بعض ضروری اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔ "تین چار دن کی بات ہے کہ صبح کے وقت جب میری آنکھ کھلی۔ تو اس وقت ایک لمبا مضمون میرے دل پر نازل ہو رہا تھا وہ اتنا لمبا مضمون تھا۔ کہ میں اس کو یاد رکھنی تھیں سکتا تھا لیکن اس کا مفہوم اختصاراً یاد رہ گیا ہے۔ اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں گویا اپنی اولاد کو مخاطب کر کے کچھ کہہ رہا ہوں وہ مضمون نو جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ بہت لمبا تھا۔ لیکن اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں کہتا ہوں

## وصیت کی اہمیت

### از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

مرسلہ سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے۔ اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ بنیاد رکھی ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا مگر وہ اس کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے۔ تو اس نے وصیت کے نظام نو کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے"

(نظام نو ص ۱۱۲)

جس طرح حلف الفضول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جاری ہوئی تھی۔ اگر ایسا ہی ایک معاہدہ میری اولاد کرے تو اس کے نتیجہ میں اس پر خدا کے فضل خاص طور پر نازل ہوں گے اور وہ کبھی تباہ نہ ہو گی۔"

پھر حلف الفضول کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"یہ ایک معاہدہ تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعثت سے قبل ہوا جس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے اس لئے اسکو حلف الفضول کہتے ہیں اور اس معاہدہ کا مطلب یہ تھا کہ ہم مظلوموں کو ان کے حقوق دلوانے میں مدد کیا کریں گے اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے گا تو ہم اس کو روکیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک آدمی آیا اور اس نے ذکر کیا کہ اس قسم کا ایک معاہدہ ہوا ہے آپؐ بھی اس میں شامل ہوں۔ آپؐ نے اس کو بہت پسند فرمایا اور اس معاہدہ پر آپؐ نے بھی دستخط کر دیئے یعنی شمولیت کا اظہار فرمایا۔ ورنہ ویسے تو آپؐ دستخط نہیں کر سکتے تھے

بعد میں نبوت کے ایام میں بلکہ مدینہ کی زندگی میں ایک دفعہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ کفر میں بھی بعض اچھے کام ہوتے تھے چنانچہ اس نے حلف الفضول کا ذکر کیا۔ اور عرض کیا کہ سنا ہے آپؐ بھی اس میں شامل ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اگر جاہلیت کی کسی ایسی ہی چیز کی طرف جس طرح کہ حلف الفضول تھی مجھے پھر بلایا جائے تو میں اس کو ضرور قبول کروں اور اس میں شامل ہوں"

## یہ ہے وہ حلف الفضول

جس کے متعلق میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنی اولاد کو مخاطب کرکے کہہ رہا ہوں کہ اگر اس قسم کا ایک معاہدہ وہ بھی کریں اور پھر اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو خدا تعالےٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ ان پر اپنے فضل نازل فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس سے مراد جسمانی اولاد ہے یا جماعت مراد ہے۔ کیونکہ جماعت بھی روحانی اولاد ہی ہوتی ہے۔

بہرحال یہ ایک ایسا مضمون ہے جو سالہا سال سے بھی میرے ذہن میں نہیں آیا ہو گا۔ بلکہ آٹھ دس سال سے تو حلف الفضول کا لفظ بھی میرے ذہن میں نہیں آیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ الہام ربانی ہے۔ اس میں نفس کا دخل نہیں۔"

"پس حلف الفضول یہ ہے کہ یہ معاہدہ کیا جائے کہ ہر شخص کا جو حق ہو وہ اس کو دلانے کی کوشش کی جائے اور یہ عادت چھوڑ دیں کہ کسی کا حق ماریں بلکہ جس شخص کا حق مارا جا رہا ہو اس کا حق دلانے کی کوشش کریں۔ خود میرے بھائیوں۔ بیویوں اور اولاد کے بارے میں بھی مجھے یہی اثر ہے کہ وہ سب اس نیکی میں سو فیصدی پورے نہیں اترے بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے بھی بعض سودا کرتے وقت یا لین دین کے وقت چاہیں گے کہ رعایت سے ان کو حق سے کچھ زیادہ مل جائے پس میں سمجھتا ہوں کہ شاید اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے جس اگر میری جسمانی اولاد مراد ہے تو وہ۔ اور اگر روحانی مراد ہے تو وہ اس قسم کا معاہدہ کریں کہ امانت۔ عدل اور انصاف کو قائم کریں گے۔"

(الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۶۰ء)

اس معاہدہ کی تفصیلات بعد میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء میں بیان فرمائی تھیں۔

## جماعت احمدیہ میں حفاظ کی ضرورت

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حفظ قرآن کے متعلق ایک ارشاد فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء اخبار الفضل مؤرخہ ۱۲ اگست ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا ہے جو احباب جماعت کی توجہ کے لئے پھر شائع کیا جا رہا ہے:-

"ہماری جماعت میں قرآن کریم کے حافظ بہت کم ہیں۔ مجھے ڈر آتا ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہو۔ دنیا کے تمدن کے پیچھے ہم کیسے چل سکتے ہیں۔ اگر چلیں۔ تو دین کے کونے ننگے ہو جائیں۔ تیرہ سو سال تک مسلمانوں نے بادشاہتیں بھی کیں۔ تجارتیں بھی کیں۔ صنعت و حرفت میں بھی حصہ لیا مگر یہ پہلو (یعنی حفظ قرآن) نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اپنی مردنی کے زمانہ میں بھی اس کو نہیں چھوڑا۔ اور ہم اپنی زندگی کے زمانہ میں اس کو چھوڑ رہے ہیں۔"

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام حافظ کلاس جاری ہے۔ احباب اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرا ... اور سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرکے ثواب حاصل کریں۔

نوٹ: مستحق طلباء کو حسب حالات وظائف دیئے جاتے ہیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ)

## جامعہ احمدیہ اور احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو معلوم ہے کہ اب تک جو تبلیغ اسلام کا کام بیرونی ممالک میں سرانجام پا رہا ہے وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں۔ جو تبلیغ جیسے اہم فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ سے ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں۔ حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ خلاً نہروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالےٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

(اخبار الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

اس وقت جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک اور بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے اور اب وہ اور ان کے والدین آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کے اس فرمان پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کر انہیں خدمت دین کے لئے تیار کروائیں۔

نوٹ: موسمی تعطیلات کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو جامعہ احمدیہ کھل گیا ہے۔ (وکیل التعلیم)

## دورہ انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل انسپکٹر انصار اللہ ضلع لائلپور کی مجالس انصار اللہ کا دورہ ۹/۱۰ تا ۲۰/۱۰ کریں گے۔ چونکہ مجالس کی تعداد زیادہ ہے اور دورہ کا وقت کم ہے۔ اس لئے تحصیل لائلپور گوجرہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا دورہ ابتداء میں کیا جائے گا اور اگر فوری ضرورت محسوس ہوئی تو تحصیل جڑانوالہ کی چیدہ مجالس کا معائنہ بھی ہو سکے گا۔ اس لئے تاریخوں کی پابندی نہیں کی گئی۔ زعماء کرام مہربانی فرما کر ہر طرح تعاون فرمائیں۔ چونکہ انصار اللہ کا اجتماع بہت قریب آ گیا ہے۔ اس لئے (۲) انہیں انصار اللہ کے ہر قسم کے چندے بھی جلد مرکز میں بھجوا دینے چاہئیں تاکہ ........ مرکز اپنے پروگرام کی تکمیل کر سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محمد اخلاق قریشی صاحب کا بازو ایک حادثہ میں ٹوٹ گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسحٰق قریشی راولپنڈی)

# سفرِ حج بیت اللہ شریف

(از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے ۔ تحریک جدید ربوہ)

(سابقہ قسط کے لئے الفضل مورخہ ۱۳ ۹/۶۰ ملاحظہ فرمائیں)

(قسط ۸)

**چار مصلّے** خانہ کعبہ کی ہر دیوار کے سامنے ایک ایک مصلّے بھورے رنگ کے پتھر کا بنا ہوا ہے۔ شمال کی جانب حنفی، مغرب کی طرف مالکی۔ جنوب کی طرف حنبلی اور مشرق کی شافعی مذہب کا امام کھڑا ہوا کرتا تھا۔ اور اس طرح چار چار جماعتیں یکے بعد دیگرے ہوا کرتی تھیں۔ لیکن سلطان ابن سعود نے اس طریق کو ختم کر دیا اور اب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑی جاتی ہے۔ البتہ نماز پڑھنے میں کوئی پابندی نہیں جس طرح کوئی چاہے پڑھے مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں مقام ابراہیم کے پاس خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے پڑھائی جاتی ہیں۔ ظہر و عصر کے وقت چونکہ دھوپ ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ دو نمازیں شمالی دیوار والے مصلے پر پڑھائی جاتی ہیں۔

**مسجد حرام کا صحن اور کبوتر** مسجد حرام کا صحن بہت وسیع ہے جس کے وسط میں خانہ کعبہ ہے صحن کے گرداگرد مسقف حصہ ہے جہاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر دروازے ہیں ہر دروازے کا ایک نام ہے مثلاً باب السلام۔ باب العمرہ۔ باب الوداع۔ باب الصفا وغیرہ۔ ان دروازوں سے صحن میں بیت اللہ تک نہایت عمدہ پتھروں کے راستے جاتے ہیں۔ ان راستوں کا درمیانی حصہ راستوں کے فرش سے قریباً ایک فٹ نیچا ہے۔ جہاں کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں ڈالی ہوتی ہیں۔ ان کنکریوں کے نرم فرش پر نماز پڑھنے اور آرام کرنے کا بہت لطف آتا ہے۔ صحن مسجد میں جابجا کبوتر پرواز کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں۔ کنکریوں کے حصہ میں لوگ ان کبوتروں کے لئے دانہ ڈالنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ حج سے پہلے میں سیالکوٹ اپنے بعض عزیزوں کو ملنے گیا تو ایک خاتون نے مجھے ایک روپیہ صرف اس غرض کے لئے دیا کہ اس سے دانہ خرید کر کبوترانِ حرم کو ڈال دیا جائے۔ چنانچہ میں نے ان کی خواہش کی تعمیل کر دی — اس دانہ کی وجہ سے بارش کے بعد کنکریوں والے حصہ میں تعفن پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً ان کنکریوں کو تبدیل کرنے کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ مسجد حرام کی صفائی کے لئے خاصا عملہ متعین ہے۔ نماز عشاء سے کچھ وقفہ کے بعد صفائی کرنے والوں کا ایک گروپ لمبے لمبے برش ہاتھ میں لئے بڑی تندہی سے صفائی کا کام کرتا ہوا نظر آتا ہے ویسے دن بھر بھی جابجا ایک ایک دو دو صفائی کرنے والے ہاتھوں میں برش لئے ہوئے پھرتے رہتے تھے۔

**مسجد بلال رضی اللہ عنہ** مسجد حرام کے صحن سے مشرقی جانب ایک بلند پہاڑی نظر آتی ہے اس کی چوٹی پر ایک سفید سی مسجد بھی دیکھنے میں آئی اس کے متعلق معلوم ہوا کہ یہی وہ تاریخی مقام ہے۔ جہاں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ قریش کو بلایا اور اپنے امین اور صدیق ہونے کی تصدیق کروا کر اعلان فرمایا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ لیکن متمرد اور متکبر قریش کو یہ بات نہ بھائی اور وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتے ہوئے لوٹ آئے۔ اس پہاڑی پر سفید سی مسجد حضرت بلالؓ کے نام سے مشہور ہے۔

**حج کی منازل اور تیاری** طواف اور سعی کے بعد حج اپنی معین تاریخوں میں (8 تا 12 ذی الحج) چار منزلوں میں پورا کیا جاتا ہے۔ یہاں احرام کے مسئلہ کا ایک اور پہلو واضح کرنے کے لئے یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم چار دوستوں میں سے دو یعنی مکرم میاں احمد گل صاحب پراچہ اور مکرم مسعود احمد صاحب خورشید نے حج تمتع کی نیت کی ہوئی تھی۔ اور وہ عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول چکے تھے۔ بلکہ مدینہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو کر آچکے تھے۔ اس لئے انہوں نے آئندہ کی منازل حج پر روانہ ہونے سے پہلے غسل وغیرہ کر کے از سر نو مکہ کی قیام گاہ ہی سے احرام باندھا اور طواف و سعی کی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور خاکسار نے حجِ قِران کی نیت کی ہوئی تھی اس لئے ہم پہلے ہی احرام کی حالت میں تھے۔ ہم نے صرف غسل وغیرہ پر اکتفا کیا —— ہم سب نے ایک عجیب خوشی کے عالم میں ایک دوسرے کو مبارکباد کہی اور نوافل ادا کئے۔ ہمارے معلم کے پاس قریباً پانچ سو حجاج تھے جن کی نقل و حمل اور رہائش کا انتظام اس کے ذمہ تھا — اس نے اپنی اور ہماری سہولت کے پیش نظر ۸ ذی الحج کی بجائے ۷ ذی الحج ہی کو ایک ٹیکسی کے ذریعہ ہمیں منیٰ پہنچانے کا انتظام کر دیا۔ ساڑھے بارہ ریال فی کس ٹیکسی کا کرایہ لگا۔ اور ہم عصر اور مغرب کے درمیان دل میں وقتاً فوقتاً حج کا ترانہ یعنی تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی پہلی منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں کم از کم پانچ نمازیں ادا کرنا ضروری تھا۔ بحالیکہ ہمیں بفضلہ تعالیٰ وہاں آٹھ نمازیں ادا کرنے کا موقع ملا۔ (۷ ذی الحج کی مغرب سے ۹ ذی الحج کی فجر تک)۔ چونکہ ہر منزل کا قیام نہایت سبق آموز، روحانیت آفرین اور دلچسپ پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے ان کے کوائف منزل بہ منزل بیان کئے جاتے ہیں۔

**پہلی منزل منیٰ** مکہ مکرمہ سے تین چار میل باہر مشرق کی طرف منیٰ کی وادی پھیلی ہوئی ہے جو شمال اور جنوب کی طرف سے دو پہاڑی سلسلوں میں گھری ہوئی ہے۔ شمالی جانب کے سلسلہ کوہ میں ایک ایسی جگہ کی نشاندہی کی جاتی ہے جہاں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا قصد کیا گیا تھا۔ حسن اتفاق سے منیٰ میں جو احاطہ ہمارے معلم نے اپنے حجاج کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا وہ اسی قربان گاہ کے قریب تھا۔ اور یہ قرب کا احساس بھی کئی لطیف جذبات پیدا کرنے کا موجب ہوتا رہا۔ مکہ کی شہری آبادی سے نکل کر پہلے تو کچھ غیر آباد علاقہ دیکھنے میں آیا۔ لیکن پھر جلد ہی سڑک کے دونوں طرف آبادی نظر آئی جو بڑی سرعت کے ساتھ گنجان ہوتی جا رہی تھی دونوں طرف ہر نوع کی دکانیں اور متعدد ہوٹل موجود پائے۔ خمیری روٹی۔ برف۔ متفرق لذیذ مشروبات اور پھل عام فروخت ہو رہے تھے ٹیکسی میں بیٹھے بیٹھے اپنی منزل تک ہم یہ سارے نظارے دیکھتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کو یاد کرتے رہے جن کے طفیل اس بے آب و گیاہ وادی اور اس کے نواحی میں ہمیں رزق ہی رزق نظر آتا تھا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

مغرب سے ذرا پہلے ہم اپنے مخصوص احاطہ میں داخل ہوئے جس کے درمیان میں ایک کشادہ صحن تھا اور صحن کے گرداگرد پتھر اور گارے سے بنے ہوئے ۸ × ۹ فٹ کے چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ چونکہ ہم قبل از وقت پہنچ گئے تھے۔ اس لئے کسی ایک کمرہ کو حسب منشاء قیامگاہ کے طور پر منتخب کر لینا ہمارے اختیار میں تھا۔ چنانچہ ٹیکسی سے اپنا سامان اتار کر سب سے پہلے ہم نے احاطہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ کمروں میں دروازہ تھا نہ کھڑکی۔ ہوا اور دھوپ کو آنے جانے کی کھلی اجازت تھی۔ کسی قدر جانچ پڑتال کے بعد ہم نے ایک کمرہ منتخب کر لیا۔ متعدد کٹھن کام ہمارے پیش نظر تھے۔ کمرے کی صفائی، سامان قرینے سے لگانا۔ پانی اور روشنی مہیا کرنا۔ بازار سے سودا سلف لانا سٹوو جلا کر سالن تیار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہم چاروں نے بڑی خندہ پیشانی سے سارے کام باہم تقسیم کر لئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب کام ہم پر آسان کر دیئے۔

**مسجد خیف اور پاکستانی سفارت خانہ**

عشاء کے بعد ہم اپنے چند پاکستانی بھائیوں کو جو ادھر ادھر ٹھہرے ہوئے تھے ملنے کیلئے نکلے جنوبی سمت سلسلہ کوہ کے دامن میں بجلی کے قمقموں سے منور ایک وسیع و عریض مسجد جو مسجد خیف کے نام سے مشہور ہے ہر راہگذر کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ یہ مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی یادگار بتلائی جاتی ہے۔ اور اس مقام پر تعمیر کی گئی ہے جہاں کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں پہنچ کر نماز پڑھائی۔ اسی لئے ہم نے خاص طور پر یہاں نوافل بھی ادا کئے۔ اس مسجد کے صحن میں ایک مینار ہے اور ایک گنبد۔ گنبد کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں حضرت آدم علیہ السلام بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی عظیم الشان مسجد کے ماحول میں پاکستانی سفارت خانہ نے رفاہ عامہ کیلئے شفا خانہ کھول رکھا تھا۔ جہاں بلا امتیاز رنگ و ملک ہر بیماری کا علاج کیا جاتا تھا۔ خصوصاً ضرب الشمس کا علاج کرنے کے لئے بہت اہتمام تھا۔ پاکستانی سفیر مکرم محترم جناب چوہدری علی اکبر صاحب اپنے عملہ سمیت منیٰ میں شفا خانہ کے پاس ہی احرام کی حالت میں فروکش تھے۔ میں انہیں ملنے گیا تو نہایت بے تکلفی اور محبت و شفقت سے پیش آئے۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ سفارت خانہ پاکستان کا سب عملہ حج کرنے اور حج کے دوران حجاج کی خدمت بجالانے کے لئے آیا ہوا ہے۔

مسجد خیف کے دروازہ پر پینے کا پانی مفت تقسیم کرنے کی خدمت پاکستانی سفارتخانہ نے ہی رضاکارانہ طور پر سنبھالی ہوئی تھی۔ ایام حج میں پانی مفت تقسیم کرنا ایک غیر معمولی خدمت تھی جو ہمارے ہم وطن بھائیوں نے سرانجام دی۔ اور نہایت اخلاص اور شوق سے سرانجام دی۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

(باقی آئندہ)

---

## کامیابی

برادرم ناصر احمد پرویز ایم اے اردو کے امتحان میں نمایاں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ نے ۴۲۶ نمبرلے کر فرسٹ کلاس حاصل کی ہے اور یونیورسٹی میں دوم رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

(یحیٰ فضلی)

**درخواست دعا** میرے والدین اور بہن بھائی ۱۶ ستمبر ممباسہ سے "کرانجا" جہاز پر پاکستان کے لئے سوار ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے لائے اور ان کا آنا ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔ — صفوت

قاضی عبد [illegible]

# سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ۱۹۶۰ء

## بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

## ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء

امسال ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو شامل ہونے کے لئے تیار کریں۔ اور مندرجہ ذیل ضروریات کے ماتحت تیاری شروع کر دیں۔

(۱) ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے ناصرات کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور پہنچے۔

(۲) سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں ناصرات الاحمدیہ کی ترقی و بہبودی کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔ لجنات شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ناصرات کے متعلق بھی اپنی تجاویز بھجوائیں۔

(۳) تمام لجنات ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹیں آٹھ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک بھجوا دیں۔ اس میں تعداد ممبرات لجنہ اور تعداد ممبرات ناصرات الاحمدیہ الگ الگ درج کریں۔ دوران سال کا چندہ بھی درج کریں۔ ہر ناصرات الاحمدیہ کو اس مرتبہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے نمبر دئے جائیں گے۔

(۴) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریری و تقریری مقابلوں کے علاوہ کھیلوں کا پروگرام بھی ہوگا۔

(۵) تلاوت قرآن مجید کا پہلے پانچ سیپاروں میں سے مقابلہ ہوگا۔

(۶) نظم کا مقابلہ۔ صرف درثمین میں سے شعر پڑھنے ہونگے۔

(۷) تقریری مقابلہ ۸ تا ۱۰ سال چھوٹا گروپ۔ حسب ذیل عنوان ہونگے۔ وقت پانچ منٹ اور زبانی تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ اطاعت۔ ۲۔ احمدی بچی کے فرائض

(۸) تقریری مقابلہ ۱۱ تا ۱۵ سال بڑا گروپ مندرجہ ذیل عنوان ہوں گے وقت ۷ منٹ زبانی تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ سچائی۔ ۲۔ احمدیت کی صحیح خادمہ کیونکر بنا جا سکتا ہے۔ ۳۔ الٰہی سلسلوں کے لئے خلافت کا ہونا ضروری ہے

(۹) زبانی مقابلہ۔ دینی معلومات۔ چھوٹے گروپ کے لئے قرآن مجید کی آخری پانچ سورتیں زبانی نماز سادہ اور آسان سوالات ہوں گے۔

(۱۰) تحریری مقابلہ۔ دینی معلومات بڑا گروپ۔ کاغذ قلم کا انتظام لڑکیاں کر کے آئیں۔ نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔ ترجمہ قرآن مجید پہلا سیپارہ۔ قرآن مجید کی آخری دس سورتیں زبانی نماز باترجمہ۔ چہل حدیث کی پہلی دس حدیثیں اس کے علاوہ عام مذہبی و علمی سوالات۔

امید ہے کہ لجنات زیادہ سے زیادہ بچیوں کو اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## قرارداد تعزیت

الجمعیۃ العلمیہ کا یہ اجلاس مولانا غلام باری صاحب سیفؔ کے والد ماجد کی اچانک وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ بہت نیک اور متقی انسان تھے۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت انہوں نے اپنے فرزند ارجمند کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مولانا موصوف اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ہم ہیں ممبران الجمعیۃ العلمیہ)

## ولادت

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء میرے چھوٹے بھائی سلطان احمد قریشی کے گھر لڑکا پیدا ہوا نومولود حضرت قریشی میر احمد صاحب کا پوتا ہے اور مولوی محمد ابراہیم صاحب حالی دہاڑی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرما کر خادم دین بنا دے۔ آمین۔

(خاکسار منیر احمد قریشی بورسٹل جیل لاہور)

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

## آمد چندہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول بابت ماہ اگست

(روپے آنے)

- از لجنہ گوجر خان ۰۰-۴-۲
- حافظ آباد ۰۰-۸-۳
- کوہ مری ۰-۱۲-۳۳
- بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۰۰-۰-۱۵۰
- ۸ ایم سی بلاک گلبرگ لاہور
- لاہور ۰۰-۲-۷۴
- راولپنڈی ۰۰-۹-۱۰
- جالپور ۰۰-۸-۱۲
- کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ ۰۰-۰-۳۴
- کراچی ۰۰-۰-۳۵
- حلقہ سول لائنز لاہور ۰۰-۰-۱۵۰
- محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ صدر لجنہ ۰۰-۰-۱۵۰

### اماء اللہ نیروبی

(شلنگ پنس)

- فقیر محمد لال خان اینڈ سنز فیملی (یہ ہماری فیملی کی طرف سے ہے) ۰۰-۰-۲۵۰
- محترمہ مبارکہ بیگم اہلیہ عبدالسلام صاحب بھٹی صدر لجنہ اماء اللہ نیروبی ۰۰-۰-۲۵۰
- محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ اسحاق صاحب نیروبی ۰۰-۰-۱۰
- محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب نیروبی ۰۰-۰-۱۰
- محترمہ رشیدہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب ڈار لوانڈہ } ۰۰-۰-۵۰
- محترمہ سلیمہ بیگم بنت نذیر احمد صاحب ڈار ۰۰-۰-۵
- " بشریٰ بیگم " " " ۰۰-۰-۵
- " محترمہ خورشید بیگم اہلیہ ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار مورو گورو ۰۰-۰-۳۰
- محترمہ خیر النساء اہلیہ مبشر احمد صاحب بٹ نیروبی ۰۰-۰-۱۰
- " آمنہ بیگم اہلیہ عبدالرحمان صاحب قریشی ۰۰-۰-۵۰
- محترمہ ممتاز اہلیہ عبدالحمید صاحب بھٹی ۰۰-۰-۲۰
- " بشریٰ بیگم اہلیہ کبیر احمد صاحب بھٹی ۰۰-۰-۱۰
- " حبیبہ بیگم اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب بٹورہ ۰۰-۰-۲۰
- ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال شاہ صاحب ۰۰-۰-۱۰

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

## نصرت انڈسٹریل سکول کیلئے ٹرینڈ استانی کی ضرورت

سلائی کے کام کا ڈپلومہ لینے والی بہنوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی درخواست بہت جلد میرے نام بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## درخواستہائے دعا

(۱) میری بہو اہلیہ عزیزم عبدالحق ناصر سیکرٹری اصلاح و ارشاد فتگمری ۲ ماہ سے ضعف قلب کی تکلیف سے شدید بیمار ہے اور دورے پڑتے ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر عبدالمجید گلی غلام حیدر آبادی حاکم رائے۔ گوجرانوالہ)

(۲) میرا خورد سالہ بچہ جمیل احمد خان بعارضہ پیچش تکلیف میں ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (اخوند اعجاز محمد خان)

(۳) مجھے کچھ پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت میرے لئے دعا کریں۔ (حاجی امیر پریذیڈنٹ جماعت ستیرکے ضلع جھنگ)

(۴) خاکسار ایک بڑی پریشانی میں مبتلا ہے جس کا اثر صحت پر اور خصوصاً دماغ پر بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میری اس پریشانی کو دور کرے۔ آمین (محمد شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ)

(۵) ہماری احمدی مستورات کے واحد رسالہ مصباح کی مدیرہ صاحبہ مکرمہ و محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ کافی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل ان کی حالت تشویشناک ہے۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ ان کو کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(۶) میری ممانی والدہ محمد عثمان صاحب بخار اور پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(مبارک احمد بی۔ اے گوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا)

# اقوام متحدہ کی رکنیت کے واسطے ۸ نئے خود مختار ممالک کی درخواست

حال ہی میں آٹھ ایسے ممالک نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست کی ہے، جنہوں نے حال ہی میں خود مختاری حاصل کی ہے۔ یہ وہ ممالک ہیں، جن کی حکومتوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کی تمام ذمہ داریاں اور فرائض سنبھالنے کے لئے آمادہ ہیں۔ ان ممالک کی تفصیل یہ ہے۔

| | تاریخ خود مختاری |
|---|---|
| جمہوریہ دہومی — | یکم اگست |
| جمہوریہ نائیجیریا — | ۳ ر ″ |
| جمہوریہ اپر والٹا — | ۵ ر ″ |
| جمہوریہ آئیوری کوسٹ — | ۷ ر ″ |
| جمہوریہ چاڈ — | ۱۱ ر ″ |
| جمہوریہ کانگو — | ۱۵ ر ″ |
| جمہوریہ قبرص — | ۱۶ ر ″ |
| گابن جمہوریت — | ۱۷ ر ″ |

ان میں سے سات ملک فرانسیسی۔ افریقہ کمیونٹی کے آزاد ممبر ہیں۔ آٹھواں ملک قبرص ہے، جو آزادی سے قبل برطانوی نوآبادی تھا۔ رکنیت کی یہ درخواستیں دہومی کے وزیر اعظم ہیوبرٹ، نائیجیریا کے وزیر اعظم ہمانی دیوری، اپر والٹا کے صدر مملکت مارس یامیگو، آئیوری کوسٹ کے سربراہ مملکت فلیکس ہوفیٹ بوئیگنی، چاڈ کے وزیر اعظم ایف ٹمبالبائی، جمہوریہ کانگو کے صدر فلبرٹ یوُلو، قبرص کے صدر مملکت آرچ بشپ میکاریوس اور گابن کے صدر مملکت لیو ہیب کے دستخطوں سے آئی ہیں۔

ان درخواستوں پر پہلے سلامتی کونسل میں غور کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کی رکنیت کا طریق کار یہ ہے کہ سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل کونسل فیصلہ کرتی ہے۔

---

# نئے سال کے لئے اقوام متحدہ کا بجٹ

## سماجی اور اقتصادی ترقی پر مزید اخراجات

۱۹۶۱ء کے لئے اقوام متحدہ کا جو بجٹ تیار کیا گیا ہے اس میں ۶ کروڑ ۷۵ لاکھ ڈالر کی رقم اخراجات کے لئے ہوگی۔ یہ رقم ۱۹۶۰ء کے مقابلہ میں ۳۴ لاکھ سے بھی زائد ہے نئے سال کا یہ بجٹ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج تشکیل دینے سے قبل بنایا گیا تھا۔ بجٹ کے تخمینہ کے مطابق اخراجات کی مد میں ۵ کروڑ ۵۴ لاکھ ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے۔ جو مختلف ذرائع آمدنی سے مہیا کی جائے گی۔ ان میں اسٹاف ٹیکس، اقوام متحدہ کے ٹکٹ اور اقوام متحدہ کی کتابوں اور رسائل کی بکری گفٹ شاپ کی آمدنی اور اسی قسم کے دیگر ذرائع آمدنی شامل ہیں۔

۱۹۶۱ء میں اقوام متحدہ کے عملہ میں ۴۹۸۳ افراد ہوں گے سال رواں کے مقابلہ میں نئے بجٹ کے تحت ۱۲۰ افراد کا اضافہ ہوگا۔ اس دفعہ ۸۰۷ اسامیاں پروفیشنل اسٹاف (جن میں ۳۶ کا اضافہ ہوا ہے) کے لئے وقف کر دی گئی ہیں اور ۲۱۷۷ اسامیاں عام ضرورت کے عملہ کے لئے ہیں۔ جنرل اسمبلی کے لئے سیکرٹری جنرل نے جو رپورٹ تیار کی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ۱۹۶۱ء کے لئے جو تخمینہ پیش کیا گیا ہے اس کو زر کی گھٹتی ہوئی قیمت اور اقوام متحدہ کی بڑھتی ہوئی گوناگوں سرگرمیوں کے پیش نظر دیکھا جائے تو گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں اس دفعہ کوئی خاص فرق محسوس نہ ہوگا۔

سیکرٹری جنرل نے اس امر کی جانب توجہ دلائی کہ اقتصادی اور سماجی ترقی کے پروگراموں کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کے عملہ میں اضافہ ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ عملہ میں اضافہ کرنے کی بجٹ میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں یہ سابقہ پالیسی کی "ڈگر سے ہٹ کر چلنے کی اولین کوشش" ہے۔ یہ مزید اسٹاف خاص طور پر قدرتی ذرائع کی نشوونما، صنعت، عام اقتصادی تجزیئے کے کام اور علاقائی اقتصادی کمیشنوں سے وابستہ ہوگا۔

---

# ملیریا کے خلاف جدوجہد

## عالمی ادارۂ صحت کے ریجنل ڈائرکٹر کی رپورٹ

عالمی ادارۂ صحت سے متعلق بحرالکاہل کے مغربی علاقے کے ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر آئی۔ سی۔ فانگ نے ۱۵ ممبر ممالک کو جو سالانہ رپورٹ دی ہے اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ عالمی ادارۂ صحت کے اس علاقے کے ممالک میں جو اقتصادی ترقی ہوئی ہے اس کو ان ممالک کی حکومتوں نے ملیریا کے خلاف جدوجہد کا نتیجہ قرار دیا ہے

یہ رپورٹ عالمی ادارۂ صحت کی ریجنل کمیٹی کے گیارہویں اجلاس میں پیش کی گئی تھی جو ۱۲ر اگست کو منیلا میں شروع ہو کر ۱۷ر اگست کو ختم ہو گیا۔ اس رپورٹ میں عالمی ادارۂ صحت کی ایک سال کی کارگزاریوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جو ۳۰ر جون ۱۹۶۰ء کو ختم ہوتا ہے۔

اس رپورٹ میں عالمی ادارۂ صحت کے مختلف کاموں کو بیان کیا گیا مثلاً منتقل ہونے والی بیماریوں کی روک تھام، شعبۂ صحت سے متعلق افراد کی تربیت، غذائیت کی بہم رسانی اور کمیونٹی آب رسانی کے پروگرام کی تجویز۔

ڈاکٹر فانگ نے بتایا کہ اس علاقے میں عالمی ادارۂ صحت کے تعاون سے تقریباً ۱۰۰ صحت سے متعلق منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

### چاول کی پیداوار میں خود کفالت

رپورٹ کے مطابق ملیریا کے خلاف جدوجہد سے جن ممالک کو اقتصادی فائدہ پہنچا ہے ان میں وہ ممالک شامل ہیں جہاں ملیریا کے انسداد پر شدت کے ساتھ زور دیا گیا ہے۔

مثلاً فلپائن نے ملک کی تاریخ میں پہلی بار چاول کی پیداوار میں گذشتہ سال خود کفالت حاصل کی۔ اس کامیابی کی بنیادی وجہ ملیریا کے خلاف فلپائن کی کامیاب جدوجہد ہے اس جدوجہد کی بدولت ان علاقوں میں جہاں کبھی ملیریا کا بہت زور تھا اب زراعت اور آبادکاری کے لئے راہیں ہموار ہو گئیں ہیں چنانچہ ۲ سال کے عرصہ میں چاول اگانے والے رقبہ میں ۲۰ فیصد اور غلہ اگانے والے رقبہ میں ۲۸ فیصد کا اضافہ ہوا۔

اسکے ساتھ ساتھ نئی آبادیوں کو شہروں کو ملانے والی سڑکوں کی تعمیر میں توسیع ہوئی دوسرے علاقوں میں ملیریا کے خاتمہ کے باعث ماہی گیری کی صنعت کو حیات نو مل گئی۔

جمہوریہ چین میں انسداد ملیریا کے پروگرام نے جنوبی سرے

زراعت کے ڈاکٹر ہادل نے جو اس بیماری کے ماہر ہیں، صورت حال کا جائزہ لیا تھا۔

ڈاکٹر ہادل اور ڈاکٹر این۔ آر۔ نیڈ نے ادارہ خوراک و زراعت، اور ڈاکٹر آر، ڈوز اور ڈاکٹر ایس۔ اے یٰسین نے ازاپٹک کے بین الاقوامی دفتر کی نمائندگی کی تھی۔ پاکستان کی نمائندگی ڈائرکٹر آف اینمل ہسبنڈری مغربی پاکستان نے کی تھی۔

---

۴۴ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے والی سڑکوں کی تعمیر، زمین کی نشوونما اور جنگلات اگانے کے منصوبوں کی بڑی امداد کی۔

جزیرہ ربوکیو میں، جہاں ملیریا کے باعث زمین کی نشوونما ناممکن تھی، اب ممکن بن گئی ہے کمبوڈیا کے صوبے چام مین، جہاں آبادی کم تھی۔ ۱۹۵۵ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان آبادی دوگنا ہو گئی۔ اور زمین کی قیمت ۱۹۵۵ء کے مقابلہ میں ۵۰ گنا زیادہ ہو گئی۔

### زیادہ نرسیں اور دائیاں

ڈاکٹر فانگ نے اپنی رپورٹ میں جن امور کو بیان کیا ہے ان میں خاص اتیں یہ ہیں۔

اس علاقے کی بیشتر حکومتوں نے انسداد ملیریا کی تجویز کو قبول کر لیا ہے، لیکن بعض ممالک اور علاقوں نے انسداد ملیریا کے منصوبوں کو ہنوز مکمل نہیں کیا۔

صرف ایک ملک کے علاوہ اس علاقے کے دیگر ممالک اور علاقوں نے جہاں وسیع دلدلیں اور ناہموار راستے ہیں، اُن کو دور کرنے کے منصوبے تیار کئے ہیں۔ یہ مہم اور سروے کا کام بہت اطمینان بخش ہے۔

---

# عالمی بنک ۵ ارب ۱۸ کروڑ ڈالر قرض دے چکا ہے

عالمی بنک نے ۶۰-۱۹۵۹ء میں جو قرضے دیئے ہیں ان کی مجموعی رقم ۶۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر ہوتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال بنک نے ۷۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کے قرضے دیئے تھے ۱۹۴۶ء سے عالمی بنک نے اب تک ۲۶۵ قرضے دیئے ہیں۔ ان کا میزان ۵ ارب ۱۸ کروڑ ڈالر ہے۔ یہ قرضے خصوصیت کے ساتھ تعمیرات تو برقی قوت کے منصوبے، حمل و نقل، رسل و رسائل زراعت اور جنگلات کی نشوونما اور صنعت اور عام ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۳ ممالک اور علاقوں کو دیئے ہیں۔

عالمی بنک کے محفوظ سرمائے میں، مالی سال کے اختتام پر یعنی ۳۰ر جون ۱۹۶۰ء تک ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کا اضافہ ہوا۔ بنک کا سرمایہ اس وقت ۱۹ ارب ۳۰ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر ہے۔

# افریقی گھوڑوں کی بیماری

مشرق قریب کے تمام علاقے میں پھیلی ہوئی گھوڑوں کی بیماری کے فوری انسداد پر غور کرنے کے لئے ادارۂ خوراک و زراعت اور ازاپٹک کے بین الاقوامی دفتر (او آئی ای) کا ایک مشترکہ تکنیکی اجلاس ۳ر اگست سے ۵ر اگست تک بیروت میں منعقد ہوا تھا۔ اس بیماری پر جلد از جلد قابو پانے کے واسطے اجلاس میں بعض اہم فیصلے کئے گئے۔

افریقی گھوڑوں کی بیماری پان زوٹک کی شکل میں مشرق میں ہندوستان سے چل کر مغرب میں ترکی تک پھیل چکی ہے۔ اس وقت صوبہ بمبئی، کشمیر کا مغربی علاقہ تقریباً نصف ایران، شام، مشرقی ترکی اور پورا عراق اس بیماری کی زد میں آچکا ہے۔ ادارۂ خوراک

## قادیان میں چند گھنٹے گذارنے کے بعد علامہ نیاز فتحپوری کے تاثرات

بقیہ صفحہ اوّل

ہیں سے ایک میرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔ سو اب یہ فکر و جستجو کہ وہ کن راہوں سے گذر کر منزل تک پہونچے۔ بالکل بے سود ہے۔ اصل چیز راہ پیمائی نہیں بلکہ منزل تک پہنچ جانا ہے اور اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اسی لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے! اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانیٔ اسلام نے نشاندہی کی تھی اس سے ہٹ کر میں اور کچھ نہیں سوچتا اور نہ سوچنے کی ضرورت۔

میرا قادیان آنا بھی اسی سلسلہ کی چیز تھی یعنی جس کی عملی زندگی کا ذکر میں سنتا چلا آ رہا تھا۔ اسے آنکھوں سے بھی دیکھنا چاہتا تھا۔

ہر چند میں بہت کم وقت لے کر یہاں آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نتیجہ تک پہونچنے کے لئے یہ قلیل فرصت بھی کم نہ تھی۔ کیونکہ اس جماعت کی زندگی ایک ایسا کھلا ہوا صحیفۂ حیات ہے جس کے مطالعہ کے لئے نہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے نہ کسی چون و چرا کی اسی طرح ان کی دفتری تنظیم بھی گویا ایک شفاف آئینہ ہے۔ جس میں زنگ کا نام تک نہیں۔ یکسر خلوص و اخلاق۔ یکسر حرکت و عمل۔

قادیان میں احمدی جماعت کے افراد جو "درویشان قادیانی" کہلاتے ہیں دو سو سے زیادہ نہیں۔ جو قصبہ کے ایک گوشہ میں نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اور ان کو دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری، انجمنے ساختہ اند

یہی وہ مختصر سی جماعت ہے جس نے ۱۹۴۷ء کے خونین دور میں اپنے آپ کو ذبح و قتل کے لئے پیش کر دیا۔ اور اپنے ہادی و مرشد کے مسقط الراس کو ایک لمحہ کے لئے چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

موجِ خوں سر سے گذر ہی کیوں نہ جائے۔
آستانِ یار سے اُٹھ جائیں کیا؟

یہی وہ جماعت ہے جس نے محض اخلاق سے ہزاروں دشمنوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور ان سے بھی قادیان کو "دارالامان" تسلیم کرا لیا۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جو ہندوستان کے تمام احمدی اداروں کا سر رشتہ تنظیم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ اور یہی وہ دور افتادہ مقام ہے جہاں سے تمام اکنافِ ہند میں اسلام و انسانیت کی عظیم خدمت انجام دی جا رہی ہے۔

آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ صرف پچھلے تین سال کے عرصہ میں انہوں نے تعلیم اسلامی سیرتِ نبوی، ضرورتِ مذہب، خصوصیات قرآن وغیرہ متعدد مباحث پر ۳۴ کتابیں ہندی اردو۔ انگریزی اور گورمکھی زبانوں میں شائع کیں۔ اور ان کی ۵۰۰۴۰ کاپیاں تقریباً مفت تقسیم کیں۔

اسی طرح تعلیمی وظائف پر جن میں مسلم و غیر مسلم طلبہ دونوں برابر کے شریک ہیں۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء میں اس جماعت نے ۳۱ ہزار روپیہ صرف کیا خود قادیان میں انکے تین مدرسے قائم ہیں۔ وہ مڈل اسکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے اور تیسرا مولوی فاضل کے نصاب تک۔ ان کے علاوہ نیرہ مدرسے ان کے ہندوستان کے مختلف مقامات میں ہیں جن پر جماعت کا ہزاروں روپیہ صرف ہو رہا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بڑی خدمت جو صدقۂ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ قادیان کا شفا خانہ ہے اس میں ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک ۳۲۷۶۳۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جن میں ۳۰ فیصدی مسلمان اور ۷۰ فیصدی غیر مسلم تھے۔

یہ ہیں وہ چند خدمات جماعت احمدیہ قادیان کی جن سے متاثر ہو کر ۱۹۴۷ء سے لیکر اس وقت تک قریب قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیوں نے یہاں کے حالات کا مطالعہ کرنیکی تکلیف گوارا کی۔

یہاں میں نے کالج اور دارالاقامہ کی ان عظیم الشان عمارتوں کو بھی دیکھا جنہیں بانی تحریک احمدیت نے بڑے اہتمام سے طیار کرایا تھا۔ تقسیم ہند کے بعد ان پر جائداد متروکہ کی حیثیت سے حکومت نے قبضہ کر لیا تھا لیکن اب یہ عمارتیں جماعت احمدیہ کے حق میں واگذاشت کر دی گئی ہیں۔

جس وقت میں نے حضرت میرزا صاحب کے بیت الفکر، بیت الدعا، بیت الریاضت مسجد نور، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو دیکھا تو ان کی وہ تمام خدمات سامنے آگئیں جو تحفظِ اسلام کے سلسلہ میں ایک غیر منقطع جدوجہد کے ساتھ ہزاروں مصائب جھیل کر انہوں نے انجام دی تھیں اور جن کے فیوض اس وقت بھی دنیا کے دور دراز گوشوں میں جاری ہیں۔

جس وقت میں قادیان پہونچا اتفاق سے ایک جرمن احمدی ولہلم ناصر بھی یہاں مقیم تھے۔ یہ ایک درویش صفت انسان ہیں جو مہینوں سے احمدیہ جماعت کے مختلف مرکزوں اور اداروں کے سیاحانہ مطالعہ میں مصروف ہیں۔ میں ان کو دیکھتا تھا اور حیرت کرتا تھا کہ جرمنی ایسے سرد ملک کا باشندہ ہندوستان کی شدید گرمی کو کس طرح خوشدلی سے برداشت کر رہا ہے۔ لیکن جب میں نے ان سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ ان کو شاید سفر کا احساس تک نہیں ہے۔

عشق ہر جا می برد ما را بہ ساماں می برد

میں نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے عیسوی مذہب چھوڑ کر اسلام کیوں قبول کیا۔ تو اس کا سبب انہوں نے "اسلام کی بلند اخلاقی تعلیم" ظاہر کیا۔ جس کا علم انہیں سب سے پہلے جرمنی کی جماعت احمدیہ کو دیکھ کر ہوا تھا۔ یہ بلادِ مغرب و افریقہ میں جس جوش و انہماک کے ساتھ خدمتِ اسلام میں مصروف ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم حد درجہ سلیقہ و اہتمام کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگریزی، جرمنی، ڈچ اور سواحیلی زبان کے ترجمے خود میں نے بھی دیکھے اور ان کے اس عزم و ولولہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

میں نے یہاں سے رخصت ہوتے وقت اس قطعہ زمین کو بھی دیکھا جہاں حضرت میرزا غلام احمد صاحب آسودۂ خواب ہیں اور ان کی وہ تمام مجاہدانہ زندگی سامنے آ گئی جسکی کوئی دوسری نظیر مجھے اس دور میں تو کہیں نظر آتی نہیں۔

کیست کز کوشش فرہاد نشاں باز دہد
مگر آں نقش کہ از تیشہ بخارا ماند

(رسالہ نگار لکھنو بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء)



### درخواست دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے ناساز تھی۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

**شوریٰ انصار اللہ میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی**

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)